76324 ـ لڑكى كے ساتھ جان پہچان ہوئى اور پھر اس كے لونڈى بننے كا اتفاق كر ليا!!

سوال

تقريبا چھ ماہ قبل ميرى ايك سہيلى كے ذريعہ ايك مسافر شخص سے تعارف ہوا جو اپنى تعليم مكمل كرنے كے ليے اپنے ملك سے يہاں آيا ہوا ہے، اور ہمارے درميان تعارف كا وسيلہ انٹرنيٹ تھا، ہمارے درميان بہن بھائى كى طرح عام كى بات چيت ہوتى تھى، اور وہ مجھے دينى معاملات ميں نصيحت كرتا رہتا تھا، تقريبا ڈيڑھ ماہ قبل اس نے ميرے ساتھ تعلقات قائم كرنے كا مطالبہ كيا اور كہا وہ ميرے ساتھ صرف تعليم كرنے تك يعنى دو برس رہےگا، ليكن ايك روز ميں بہت حيران ہوئى كہ اس نے ايسا موضوع ميرے سامنے ركھا جسے ميں پہلے نہيں جانتى تھى وہ يہ كہ:
تا كہ ہمارى آپس ميں ايك دوسرے سے كلام ميں كوئى چيز مانع نہ ہو، اور ايك دوسرے سے مرتبط دو شخصوں كے درميان كلام ميں كچھ مانع نہ بن سكے وہ اس طرح كہ ميں اسے يہ كہوں كہ: ميں ايك آزاد مسلمان عورت جو كسى مرد كى ماتحت نہيں اسے اپنا آپ ہبہ كرتى ہو، اور وہ اسے قبول كر لےگا، مجھے اس نے بتايا كہ اس طرح وہ اس كى حليلہ " يعنى وہ اس سے تعلق زوجيت قائم كر سكے گا " بن جائيگى، اور ہمارى كلام كرنے ميں كوئى چيز مانع نہيں ہوگى، بلكہ ہم خاوند اور بيوى كى طرح بن جائينگے اور اسے اس نے ملك يمين " لونڈى " كا نام ديا.
اور وہ كہنے لگا كہ ميں نے اس موضوع كے ماہرين سے دريافت كيا ہے انہوں نے اس كى اجازت دى ہے، ليكن ميں اس موضوع كے متعلق شك و شبہ ميں ہوں، اور ميں نے بہت سارے افراد سے اس كے متعلق دريافت كرنے كى كوش كى ہے كہ آيا يہ صحيح ہے يا نہيں ؟
اور كيا ہمارے اس دور ميں ملك يمين، يعنى لونڈى كا وجود پايا جاتا ہے يا نہيں، ميں حقيقى پريشان ہوں آپ اس سلسلے ميں كچھ معلومات فراہم كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى آپ كو توفيق دے، يہ اپنے علم ميں ركھيں كہ ہمارے عظيم الشان دين نے ہميں دونوں جنسوں يعنى مرد و عورت كے مابين شادى كے بغير تعلقات قائم كرنے سے بہت شديد قسم كا اجتناب كرنے كا كہا ہے، بلكہ تعارفى پروگرام جو اس وقت بہت سے ميگزين، اور اخبارات اور انٹرنيٹ پر عام ہو چكا ہے كے سامنے اس تعارف كے دروازے كو اسلام نے بہت سختى كے ساتھ بند كيا ہے، اور يہ صرف فتنہ اور فساد كو دور اورختم كرن كے ليے ہے، اور عشق و محبت كے واقعات و حادثات كو روكنے كے ليے ايسا كيا ہے، كيونكہ يہ عشق و محبت ميں گرفتار لوگ اكثر طور پر فحاشى ميں گھر جاتے ہيں، اور پھر اللہ تعالى كى حرام كردہ اور اسكى حدود كى پامالى ہوتى ہے، اللہ تعالى اس سے محفوظ ركھے، يا پھر شك و شبہات كى بنا پر شادى ناكام ہوتى اور اعتبار كا فقدان ہو جاتا ہے.

اور ۔ اللہ تعالی آپ کو توفیق نصیب کرے ۔ آپ نے ابتدا سے غلطی کی جب آپ نے اس نوجوان سے تعلق اور تعارف قائم کیا، جس کے ساتھ آپ کی کوئی رشتہ داری اور تعلق بھی نہ تھا.

اور آپ کا یہ کہنا کہ (میں نے اپنا آپ تجھے ہبہ کیا ......) یہ بہت بڑا غلط کام ہے:

اول:

اس لیے کہ کسی بھی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی عورت سے عورت کے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرے، چاہے وہ عورت کنواری ہو یا مطلقہ یا بیوہ، جمہور علماء جن میں امام شافعی، امام مالك، اور امام احمد رحمہم اللہ شامل ہیں کا یہی قول ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی (1 / 318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1879) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوم:

اور اس لیے بھی کہ کسی بھی عورت کے لیے اپنا آپ کسی مرد کو ہبہ کرنا حلال نہیں ہے، اور نہ ہی وہ ایسا کرنے سے اس مرد کے لیے حلال ہو سکتی ہے، یہ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا، اور ان کے بعد ان کی امت میں سے کسی شخص کے لیے بھی ایسا کرنا صحیح نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور مؤمنہ عورت اگر اپنا آپ نبی کو ہبہ کر دے، اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہیے، یہ خاص طور پر صرف آپ کے

لیے ہے، مومنوں کے لیے نہیں الاحزاب (50).

اور اس کا یہ قول کہ: " یہ ملك یمین یعنی لونڈی ہے " یہ قول بھی غلط ہے، کیونکہ آزاد اور مسلمان عورت کسی کی مملوکہ لونڈی نہیں ہو سکتی، بلکہ ملك یمین یعنی لونڈی تو کافرملك سے مسلمانوں کی لڑائی اور جنگ ہو اور مسلمان اس پر قبضہ کر لیں تو پھر حاصل ہو سکتی ہے.

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور غلام کے مالك ہونے کا سبب کفر، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول سے لڑائی اور جنگ ہے، تو جب اللہ تعالی نے مسلمان مجاہدین جو اللہ تعالی کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑتے ہیں کو کفار کے مقابلہ میں کفار پر غالب کر دیا تو انہیں ان کی ملکیت میں دے دیا " انتہی مختصر

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 387).

اور آخر میں ہم آپ کو یہ کہتے ہیں کہ:

ہر وہ شادی جس کی بنیاد شریعت اسلامیہ پر نہ ہو، اور غیر شرعی اور غلط اشیاء پر مبنی ہو وہ بہت جلد ناکام ہو جاتی ہے، اور پھر ندامت کے ساتھ انگلیاں کاٹی جاتی ہیں، جیسا کہ جو نوجوان اس ساری مدت میں ایك اجنبی لڑکی کے ساتھ نیٹ چیٹ اور ٹیلی فون کے ذریعہ تعلقات قائم رکھتا ہے، حقیقت میں یہ نوجوان نہ تو دینی رمق رکھتا ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی شرم و حیا باقی ہے، اور نہ ہی کوئی ادب، اور نہ ہی اس سے مسلمانوں کی عزت و ناموس محفوظ رہ سکتی ہے.

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالی کے سامنے اپنے اس عمل پر توبہ کریں، اور اس نوجوان کے ساتھ تعلقات ختم کردیں، آپ کے لیے اسی میں بہتری ہے، قبل اس کے کہ آپ اپنے کیے پر نادم ہوں، اور اس وقت ندامت بھی کوئی فائدہ نہ دے، اور آپ کے لیے بہت سے اس طرح کے قصوں اور حادثات میں عبرت موجود ہے جن کی ابتداء ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت تھی، اور پھراس کا انجام شقاوت و بدبختی اور ندامت.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (26067) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .